✿✿✿ تقریر ✿✿✿

تقریر بابت سیرت النبیؐ
وقت5-7منٹ

ہجرت بھی ایک سنّتِ خَیرُ الانام ہے

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

وَمَنْ یُّهَاجِرْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ یَجِدْ فِی الْاَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِیْرًا وَّسَعَةً ؕ وَمَنْ یَّخْرُجْ مِنْۢ بَیْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ یُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا(النساء:101)

کہ جو اللہ کی راہ میں ہجرت کرے تو وہ زمین میں (دشمن کو) نامراد کرنے کے بہت سے مواقع اور فراخی پائے گا اور جو اپنے گھر سے اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کرتے ہوئے نکلتا ہے پھر (اس حالت میں) اسے موت آجاتی ہے تو اُس کا اجر اللہ پر فرض ہو گیا ہے اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

ہجرت بھی ایک سنّتِ خَیرُ الانام ہے
اللہ کے لئے جو کرے خوش مقام ہے

معزز سامعین! مجھے آج ایک شعر کے پہلے مصرع "ہجرت بھی ایک سنّتِ خَیرُ الانام ہے" پر روشنی ڈالنی ہے۔

اس شعر میں شاعر نے نہایت ہی خوبصورت انداز میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ کی طرف ہجرت کا ذکر کیا ہے اور شعر کے دوسرے مصرع میں ہجرت کے انعامات اور ثمرات کا ذکر کرکے اُسے "خوش مقام" قرار دے کر ایک پُر فضا مقام کہا ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کے مضمون کو انسان کی نیّت سے باندھا ہے اور حضرت امام بخاریؒ اس حدیث کو اپنے مجموعہ احادیث میں حدیث نمبر 1 کے طور پر لائے ہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہوتا ہے۔ ہر انسان کے لئے وہی ہے جو اُس نے نیّت کی۔ پس جس کی ہجرت اللہ اور اُس کے رسول کی خاطر ہو تو اُس کی ہجرت اللہ اور اُس کے رسول کے لئے ہی ہو گی اور جس نے دنیا حاصل کرنے یا کسی عورت سے شادی کرنے کی خاطر ہجرت کی تو اُس کی ہجرت اُسی کی خاطر ہے جس کے لئے اُس نے ہجرت کی۔

(بخاری کتاب الایمان باب کیف بدء الوحی الی رسول اللہ)

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اِس ارشاد کے مطابق جس جس شخص نے اللہ اور اُس کے رسول کی خاطر، ایک مقام کو چھوڑ کر دوسرے مقام کی طرف نقل مکانی کی تو اللہ تعالیٰ نے اُس مقام کو "خوش مقام" بنا دیا۔

ویسے تو اکثر انبیاء کو اللہ کی راہ میں ایک جگہ سے دوسری جگہ ہجرت کرنا پڑی۔ لیکن میں "خوش مقام" کے حوالہ سے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی مکّہ کی جانب اُس ہجرت کا ذکر کرنا چاہوں گا جب حضور ابراہیمؑ اپنی اہلیہ حضرت ہاجرہ اور اپنے بیٹے اسماعیلؑ کو مکّہ چھوڑ گئے تھے۔ جو کہ اُس وقت یہ بے آب و گیاہ جنگل تھا۔ اردگرد کوئی بشر وغیرہ بھی نہ تھا۔ ننھے سے اسماعیل کی اپنے ننھے مُنے پاؤں کی ایڑھیاں رگڑنے سے پانی کا چشمہ بہہ نکلا تھا۔ پانی کا یہ فیض "آب زمزم" کے نام سے دنیا کے کونے کونے میں بطور تبرک کے کہیں نہ کہیں موجود ہے۔ بے آب و گیاہ یہ جگہ اب کروڑوں افراد کا مرجع خلائق بنا ہوا ہے۔ دنیا کے 250 کے قریب ممالک اور جزائر میں یہ واحد شہر ہے جہاں اتنی کثیر تعداد میں لوگ ہر سال Visit کرتے ہیں۔ اِس بڑی تعداد میں زائرین کسی اور شہر کا بغرض زیارت مقدس مقامات نہیں کرتے۔ مکّہ اُس ملک میں ہے جہاں تیل کی فراوانی ہے اور امیر ترین ممالک میں شمار ہوتا ہے اور ایک خوش مقام بن گیا۔

مکّہ پر ایک وقت ایسا آیا کہ حضرت اسماعیلؑ کی نسل سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی بنا کر بھیجا گیا۔ آپؐ اِسی شہر میں پروان چڑھے۔ نبوت کا دعویٰ کیا۔ سردارانِ مکّہ نے آپؐ کی شدید مخالفت کی۔ تبلیغ میں روڑے اٹکائے۔ آپؐ کو تبلیغ سے روکا گیا۔ تب اِذن الٰہی سے آپؐ کو مکّہ چھوڑ کر مدینہ کی طرف ہجرت کرنا پڑی۔

ہجرت کا واقعہ اپنی ذات میں بہت دلچسپ اور ایمان افروز ہے لیکن اِس کو چھوڑ کر ہجرت کے ثمرات کی طرف آتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو مدینہ میں وفاداروں کی ایک جماعت عطا کی جو انصار کہلائے۔ انہوں نے وفا اور قربانی کی رُوح کو ایک جلا بخشی، ایک نئی جہت دی۔ اِن لوگوں نے جنگ بدر کے موقع پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وفا اور محبت کا اظہار یوں کیا کہ اگر آپؐ سمندر میں چھلانگیں لگانے کا اظہار کریں تو ہم اُس کے لئے بھی تیار ہیں۔ کفار مکّہ کی مخالفت کے باوجود غزوات اور سرایا میں فتوحات پر فتوحات ملتی چلی گئیں۔ اسلام عرب سے نکل کر عجم میں داخل ہوا۔ جس طرح مکّہ مرجع خلائق رہا۔ اُسی طرح مدینہ میں بھی لوگ دنیا بھر سے آنے لگے۔ اِسی خوش مقام پر خلافت قائم ہوئی۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار مبارک کے ساتھ جنت البقیع میں خلفاء اور صحابہ کے مزار بنے اور ایک عالی شان مسجد نبوی تعمیر ہوئی اور آج جو لوگ حج اور عمرہ کرنے مکّہ تشریف لاتے ہیں اُن میں سے اکثریت مزار نبوی پر حاضر ہوتے ہیں۔ یہ ثمرات اور برکات ہجرت نبوی کی وجہ سے ہیں۔

سامعین! انبیاء کرام کی ہجرت اور اُس کے ثمرات کا ذکر ہو رہا ہے۔ آئیں! اس حوالہ سے اُخروی دَور کی ہجرتوں کے احوال آپ سامعین کو سنائیں۔ ایک ہجرت تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کو 1947ء میں احباب جماعت احمدیہ کے ساتھ پاکستان کی طرف کرنی پڑی۔ آپؓ نے قادیان دارالامان چھوڑ کر پاکستان میں ربوہ دارالہجرت بسایا۔ اس ہجرت سے قریباً 53 برس پہلے، 18 ستمبر 1894ء کو حضرت مسیح موعودؑ کو ”داغ ہجرت“ کا الہام ہوا۔ جس میں ہجرت کی واضح خبر دی گئی تھی۔

حضرت مصلح موعودؓ قادیان سے ہجرت کے بارے میں فرماتے ہیں:

”ہماری ہجرت کے متعلق پہلے سے پیشگوئی موجود تھی۔ اگر یہ پیشگوئی پہلے سے موجود نہ ہوتی تب بھی کوئی بات تھی۔ ہم تو دیکھتے ہیں کہ یہ پیشگوئی صراحتاً موجود ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام ہے ”داغِ ہجرت“ جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ ہمیں قادیان چھوڑنی پڑے گی۔“

(انوار العلوم جلد 21 صفحہ 28)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی ہجرت پاکستان سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک خواب پوری ہوئی جس میں حضورؑ پر انکشاف کیا گیا تھا کہ آپؑ خود یا آپؑ کا کوئی خلیفہ ہجرت کرے گا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

”ایک دفعہ مَیں نے خواب میں دیکھا تھا کہ ایک شخص میرا نام لکھ رہا ہے تو آدھا نام اس نے عربی میں لکھا ہے اور آدھا انگریزی میں لکھا ہے۔ انبیاء کے ساتھ ہجرت بھی ہے لیکن بعض رؤیا نبی کے اپنے زمانہ میں پورے ہوتے ہیں اور بعض اولاد یا کسی متّبع کے ذریعے سے پورے ہوتے ہیں۔ مثلاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قیصر و کسریٰ کی کنجیاں ملی تھیں تو وہ ممالک حضرت عمرؓ کے زمانہ میں فتح ہوئے۔“

(تذکرہ صفحہ 477)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”ایک دفعہ کشفی رنگ میں مَیں نے دیکھا کہ مَیں نے نئی زمین اور نیا آسمان پیدا کیا۔“

(تذکرہ صفحہ 154)

گویہ ہجرت احمدیت کی مخالفت کی وجہ سے نہ تھی لیکن ایک ایسی ہجرت تھی جو مذہب کے نام پر عمل میں لائی گئی تھی۔ لیکن یہ ہجرت، جماعت احمدیہ کی ترقیات اور فتوحات کا پیغام لے کر آئی۔ ایک نیا مرکز قائم ہوا اور اِس مرکز سے اسلام احمدیت کا پیغام پاکستان میں تو پہنچا ہی ساری دنیا میں پہنچنا شروع ہوا۔ ایک جامعہ بنا جس سے مبلغین تیار ہو کر تمام دنیا میں پھیل کر تبلیغ حق کرنے لگے۔ بیرون پاکستان سے احمدی ربوہ آنے لگے اور ربوہ کے دوست احباب دنیا بھر میں جانے لگے۔ قرآن کریم کی اشاعت میں تیزی آئی۔ اخبار، رسائل اور کتب کی اشاعت ہونے لگی۔ خلفاء نے بیرون ملک کے دورے کئے اور ایک نئی جہت جماعت کو ملی۔ ربوہ کے جلسہ سالانہ میں اندرون اور بیرون ملک سے شامل ہونے والوں کی تعداد تین لاکھ تک پہنچی۔

سامعین! اس روز افزوں ترقی کو دیکھ کر مخالفت کا آغاز ہوا۔ احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا۔ حکومتی سطح پر بھی مخالفت ہونے لگی حتّٰی کہ 1984ء میں آمر پاکستان جنرل ضیاء الحق نے خلافت ختم کرنے کی کوشش کی اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کو قید کروانے کی سازشیں ہوئیں۔ اس ہجرت کے احوال خاکسار اپنی الگ تقاریر میں بیان کر چکا ہے جو مشاہدات نمبر 842 اور 843 کے طور پر ویب سائٹ پر موجود ہے۔ جس کو دہرانے کی یہاں ضرورت نہیں تاہم ہجرت کا یہ واقعہ بہت ایمان افروز اور دلچسپ ہے جس سے تائیداتِ الٰہی کا اظہار ہوتا ہے اور ایک خدا کی کبریائی پر یقین آتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ ربوہ دارالہجرت سے ہجرت کر کے برطانیہ تشریف لے آئے۔ اِس ہجرت کے شیریں ثمرات ملنے لگے۔ اسلام احمدیت کی تعداد میں کروڑوں کے حساب سے اضافہ ہوا۔ مساجد کی تعداد ہزاروں میں پہنچی۔

ہزاروں کی تعداد میں بنی بنائی مساجد امام اور مقتدیوں سمیت جماعت کو ملی۔ مشن ہاؤسز میں اضافہ ہوا۔ اُن ممالک کی تعداد بڑی تیزی سے بڑھی جہاں احمدیت کے جھنڈے بلند ہوئے۔ مبلغین کی تعداد میں اضافہ ہوا۔ قرآن کریم کے تراجم بڑی تیزی سے ہونے لگے۔ پریس کے قیام عمل میں لائے گئے۔ برطانیہ کے جلسہ نے عالمی جہت اختیار کی۔ الغرض خلافت رابعہ میں کون کون سی فتوحات کا ذکر کروں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں:

”پس اے پاکستان سے ہجرت کرنے والو! تم جہاں کہیں بھی ہو خواہ جرمنی میں ہو یا فرانس میں یا ہالینڈ یا پولینڈ یا امریکہ یا افریقہ یا دوسرے ممالک میں ہو۔ یادرکھو ایک ہجرت تو ہوگئی اور اس ہجرت سے جو خدا نے وعدے فرمائے تھے پورے کر دیے۔ تم نے اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ لیا کہ اس ہجرت کے نتیجے میں تمہیں تنگیاں نہیں بلکہ وسعتیں عطا کی گئی ہیں اور خدا نے ایک بھی وعدہ نہیں جو ٹال دیا ہو ہر وعدہ ہجرت کی برکتوں کا تمہارے ساتھ پورا کر دیا۔ پس اب پوری مستعدی کے ساتھ کامل مستعدی کے ساتھ وہ ہجرت کرو جو بدیوں کے ملک سے نیکیوں کے ملک کی طرف ہوا کرتی ہے۔ لیکن یہ وہ ہجرت ہے جس کے بعد لوٹ کر جانا نہیں ہے جس کے بعد مڑ کر دیکھنا نہیں ہے کہ کن لوگوں، کن بدلوگوں سے ہم نے نجات پائی ہے، کن دوستوں کو چھوڑا ہے، کن تعلقات سے روگردانی کی ہے، کن عزیز آرام گاہوں کو ترک کر کے آئے ہیں۔“

خلافت خامسہ کا قیام عمل میں آیا اور ہجرت کے دَور کو استحکام ملا۔ فتوحات اور ترقیات کے دروازے بڑی تیزی سے واہ ہونے لگے۔ قرآن کریم کے تراجم کی تعداد 80 کو پہنچی۔ خلافت کے سو سالہ جشن دنیا بھر میں منایا گیا۔ چندوں میں اضافہ ہوا۔ موصی حضرات و خواتین نے وفا کا نمونہ دکھلا کر نظام وصیت کے مبارک نظام میں شمولیت اختیار کی۔ پارلیمنٹس سے حضور کے خطابات ہوئے۔ جماعت کو عالمی شہرت ملی۔ پاکستان اور انڈیا کے جماعات کے علاوہ دسیوں ممالک میں جامعات کا قیام عمل میں لایا گیا۔ مساجد، مشن ہاؤسز اور زمینوں کی خریداری کا ایک جال ساری دنیا میں پھیل گیا۔ نظام خلافت اور نظام جماعت مستحکم ہوتا چلا گیا۔ ایم ٹی اے تو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے دَور میں قائم ہو چکا تھا مگر خلافت خامسہ کے دَور میں 8 چینلز Live جاری ہوئے۔ احمدیوں کی تعداد میں بدستور اضافہ ہوتا چلا گیا۔ برطانیہ کی تاریخ میں 2025ء کے جلسہ سالانہ میں پہلی دفعہ شاملینِ جلسہ کی تعداد 50 ہزار کو پہنچی۔ آپ کے دَور میں اسلام آباد ٹلفورڈ میں قصر خلافت تعمیر ہوا۔ دنیا بھر کے ممالک اور جزائر میں جہاں جماعت قائم ہوئی اُن کی تعداد 220 کو پہنچی اور دنیا بھر کے احباب جماعت نے شکرانے کے نوافل ادا کئے، صدقات دیے اور یہ سلسلہ ابھی بھی جاری ہے۔ ایک طرف اللہ تعالیٰ نے جماعت کو ترقیات دیں، خلافت اور چندوں کے نظام کو مستحکم کیا تو دوسری جانب جماعت کی مخالفت کرنے والے دوسربراہوں کو اللہ نے خود ہی سنبھالا اور ہلاکت کی موت مارے گئے۔

سامعین! مَیں اپنی تقریر کے آخر پر ایک اور ہجرت کا ذکر کر رہا ہوں۔ وہ ہے پاکستان اور ایسے ممالک سے احمدی احباب و خواتین کی یورپ اور مغربی دنیا کی طرف ہجرت جہاں احباب جماعت کو مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ اس ہجرت کے تحت لاکھوں احمدی ہجرت کر کے مغربی دنیا پہنچے جہاں انہوں نے مسکن بنایا۔ اس ہجرت کا دوطرفہ فائدہ یہ ہوا کہ اِن مہاجرین کی انکم سے اِن کے خاندانوں کو پوزیشنز مضبوط ہوئی اور ان کی آمد میں جب غیر معمولی اضافہ ہوا تو انہوں نے اپنی آمد کے مطابق چندوں میں اضافہ کیا اور جماعت مستحکم ہوتی گئی اور مسلسل ہوتی جارہی ہے۔ چندوں کے علاوہ اِن جیسے سینکڑوں فدائی احمدیوں نے اپنے بزرگوں کے نام سے دنیا بھر میں مساجد تعمیر کروائی۔ قرآن کی اشاعت کروائی اور دیگر کئی خدمات سرانجام دیں۔ لاہور اور اسلام آباد میں مجھے مربی ضلع کے طور پر خدمات بجالانے کی توفیق ملی ہے۔ وہاں دسیوں اخبار نویسوں اور صحافی حضرات کے ساتھ تعلقات قائم ہوئے۔ میری ان سے کئی مرتبہ اسی موضوع پر گفتگو ہوئی کہ نام نہاد ملّانوں کی مخالفت کی وجہ سے جماعت اجتماعی طور پر اور انفرادی طور پر احباب جماعت مضبوط ہوتے چلے گئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ ان ہجرتوں کے ثمرات اور پھل کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”اس سورت (الانفال) کی آخری دو آیات میں اِس امر کا ذکر ہے کہ اگر دشمن کا دباؤ بہت بڑھ جائے اور مجبوراً تمہیں اپنے وطن سے ہجرت کرنی پڑے تو اللہ کی راہ میں یہ ہجرت قبول ہوگی اور اس کے بدلہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نصرت عطا کی جائے اور مغفرت کے علاوہ اللہ تعالیٰ ہجرت کرنے والوں کے رزق میں بھی بہت برکت ڈالے گا۔ یہ پیشگوئی ہمیشہ بڑی شان کے ساتھ پوری ہوتی رہی ہے اور رزق میں جس برکت کا ذکر ہے اس سورت کے شروع میں اَنْفَال عطا کیے جانے کی صورت میں کیا گیا تھا اس کی اب اَور صورتیں بھی یہاں بیان فرمادی گئیں کہ ہجرت کے نتیجہ میں مہاجرین کی رزق کی راہیں بہت کشادہ کی جائیں گی۔“

(ترجمۃ القرآن تعارف سورۃ الانفال صفحہ 282)

سامعین! مَیں یہاں ایک روحانی ہجرت کا ذکر نہ کروں تو میری یہ تقریر ادھوری رہ جائے گی۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں مادی اور جسمانی ہجرت کے ساتھ ایک روحانی ہجرت کا بھی ذکر فرمایا ہے یعنی بدیوں، بُرائیوں اور گناہوں سے نیکیوں، اچھائیوں کو اختیار کرنے کی ہجرت۔ جیسے حضرت لوط علیہ السلام کے متعلق کہا گیا کہ وہ اِنِّیْ مُهَاجِرٌ اِلٰی رَبِّیْ (سورۃ العنکبوت:27) کا اعلان کرتے ہوئے اللہ کی طرف بڑھے۔ اُس کی طرف ہجرت کی۔ کمیوں، کمزوریوں کو ترک کرکے تقویٰ کی طرف بڑھے۔ بہت سے نوجوان جب ایشین ممالک جیسے پاکستان سے ہجرت کرکے مغربی دنیا میں خلافت کے قریب آئے تو خلیفۃُ المسیح کے خطبات، خطابات و تقاریر اور آپ کے مؤثر کن روّیہ سے متاثر ہو کر نیکیوں کی طرف سفر اختیار کیا اور یہاں آکر نمازی بھی بن گئے۔ قرآن کی تلاوت کرنے والے ہو گئے۔ معاشرے میں مخلوق کے حقوق ادا کرنے والے کہلانے لگے۔ خدمات دینیہ میں آگے آگے نظر آنے لگے۔ الغرض نیکیوں کا لبادہ اوڑھ کر اللہ والے بن گئے۔

سامعین! تقریر کے آخر پر ہجرت کے مقام اور مرتبہ کو قرآن کریم کے حوالے سے بیان کر دیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی 14 سورتوں میں 25 بار تکالیف، دشمنی اور مخالفت کی وجہ سے ایک مقام سے دوسرے مقام نقل مکانی کرنے اور ہجرت کرنے کا ذکر فرمایا ہے اور دو جگہوں پر روحانی ہجرت کا ذکر ہوا۔ اس طرح ہجرت سے حاصل ہونے والے انعامات کے حصول کی خاطر ہجرت کرنے کا ذکر ملتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”درحقیقت وہ خدا بڑا زبردست اور قوی ہے جس کی طرف محبت اور وفا کے ساتھ جھکنے والے ہرگز ضائع نہیں کئے جاتے۔ دشمن کہتا ہے کہ مَیں اپنے منصوبوں سے اُن کو ہلاک کر دوں اور بداندیش ارادہ کرتا ہے کہ مَیں ان کو کچل ڈالوں۔ مگر خدا کہتا ہے کہ اے نادان! کیا تُو میرے ساتھ لڑے گا؟ اور میرے عزیز کو ذلیل کر سکے گا؟ درحقیقت زمین پر کچھ نہیں ہو سکتا مگر وہی جو آسمان پر پہلے ہو چکا اور کوئی زمین کا ہاتھ اس قدر سے زیادہ لمبا نہیں ہو سکتا جس قدر کہ وہ آسمان پر لمبا کیا گیا ہے۔ پس ظلم کے منصوبے باندھنے والے سخت نادان ہیں جو اپنے مکروہ اور قابلِ شرم منصوبوں کے وقت اس برتر ہستی کو یاد نہیں رکھتے جس کے ارادہ کے بغیر ایک پتہ بھی گر نہیں سکتا۔ لہٰذا وہ اپنے ارادوں میں ہمیشہ ناکام اور شرمندہ رہتے ہیں اور اُن کی بدی سے راستبازوں کو کوئی ضرر نہیں پہنچتا بلکہ خدا کے نشان ظاہر ہوتے ہیں اور خلق اللہ کی معرفت بڑھتی ہے۔ وہ قوی اور قادر خدا اگرچہ ان آنکھوں سے دکھائی نہیں دیتا مگر اپنے عجیب نشانوں سے اپنے تئیں ظاہر کر دیتا ہے۔“

(کتاب البریہ، روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 19-20)

جلسہ سالانہ ہالینڈ 2019ء کے موقع پر حضور انور خطبہ جمعہ میں فرماتے ہیں:

”ان پچھلے چند سالوں میں بہت سے احمدی ہجرت کرکے یہاں آئے ہیں اور یہاں جماعت کی تعداد میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ کیوں ہجرت کرکے آئے ہیں؟ اس لیے کہ خاص طور پر پاکستان میں احمدیوں کو مذہبی آزادی نہیں ہے، احمدیوں کو مذہب کے نام پر تنگ کیا جاتا ہے، ان کے حقوق سلب کیے جاتے ہیں اس لیے کہ انہوں نے زمانے کے امام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئی اور حکم کے مطابق مانا ہے۔ ہمیں اللہ تعالیٰ کا نام لینے اور اس کی عبادت کرنے سے اس لیے روکا جاتا ہے کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق کی بیعت میں کیوں آئے ہیں۔ مسجدیں بنانا تو ایک طرف ہمیں اپنے لوگوں کی تربیت کے لیے جلسے اور اجتماع کرنے سے بھی روکا جاتا ہے بلکہ گھروں میں بھی قانون کی رُو سے ہم نمازیں نہیں پڑھ سکتے۔ عید قربان پر ہم جانوروں کی قربانی نہیں کر سکتے بلکہ قانون اس کی اجازت نہیں دیتا۔ اس پر بھی مقدمے ہو جاتے ہیں اور اس لیے بھی کہ نام نہاد علماء اور ان کے چیلوں کے جذبات مجروح ہوتے ہیں۔ پس ایسے حالات میں بہت سے احمدی پاکستان سے ہجرت کر کے دوسرے ممالک جہاں مذہبی آزادی ہے چلے جاتے ہیں، ہجرت کر گئے ہیں۔ آپ میں سے بھی جو یہاں ہجرت کرکے آئے ہیں انہیں یہاں مذہبی آزادی بھی ہے اور مالی اور معاشی لحاظ سے بھی اپنی حالتوں کو بہتر کرنے کے مواقع بھی ملے ہیں۔ پس ہر احمدی کو جو ان پابندیوں سے آزاد ہو کر زندگی گزار رہا ہے جو ان کو پاکستان میں تھیں خاص طور پر اس وجہ سے پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کا شکرگزار ہونا چاہیے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آنے کا حق ادا کرنے کی بھرپور کوشش کرنی چاہیے۔ اپنی روحانی، علمی اور اخلاقی حالت کو بہتر کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اس بات پر ہی خوش نہیں ہو جانا چاہیے کہ ہم آزاد ہیں اور کوئی ایسی پابندی ہم پر نہیں ہے جو ہمیں اپنے مذہب پر عمل کرنے سے روکے۔ اگر ہمارے عمل اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق نہیں، اگر ہم نے اپنے اندر پاک تبدیلیاں پہلے سے بڑھ کر پیدا کرنے کی کوشش نہیں کی اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی محبت کے اظہار پہلے سے بڑھ کر ہم سے ظاہر نہیں ہو رہے تو اس آزادی کا کیا فائدہ ہے، ان جلسوں میں شامل ہونے کا کیا فائدہ؟ یہ مساجد کی تعمیر کرنے کا کیا فائدہ ہے؟ حقیقی فائدہ تو ہمیں اس آزادی کا تب ہی ہو گا جب ہم بیعت کا حق ادا کریں۔“

(خطبہ جمعہ 27 ستمبر 2019ء)

اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کی من حیث الجماعت اجتماعی ہجرت اور احباب جماعت کی انفرادی ہجرت کے ثمرات اور انعامات سے مستفید ہونے والا بنائے اور تمام دنیا میں بسنے والے احمدی احباب وخواتین کو روحانی ہجرت کو جاری وساری رکھنے کی توفیق دیتا رہے تاہم خدا تعالیٰ کے محبوب بندے بنیں رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بیعت کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(کمپوزڈ: منہاس محمود۔ جرمنی)

✿✿✿✿